

زری پالیسی بیان

26 نومبر 2016ء

مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) میں اکتوبر 2015ء کے دوران پست ترین سطح تک پہنچنے کے بعد اضافے کا رجحان ہے جس میں کبھی کبھار موسمی انحرافات آتے رہے ہیں۔ اس متوقع اضافے کی وضاحت اجناس کی قیمتوں میں قبل ازیں بہت کمی کے بعد استحکام، تیل کی قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات کے بتدریج خاتمے اور ملکی طلب میں کسی قدر اضافے سے ہوتی ہے۔ سال بسال مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اکتوبر 2015ء میں 1.6 فیصد سے بڑھ کر اکتوبر 2016ء میں 4.2 فیصد ہو گئی ہے۔ قوزی مہنگائی (core inflation) بھی تھوڑی تھوڑی بڑھ رہی ہے۔ ان حرکات کی جزوی طور پر عکاسی نومبر 2016ء کے آئی بی اے ایس بی پی سروے سے بھی ہوتی ہے جس سے موجودہ اور متوقع معاشی حالات میں بہتری کے ساتھ صارفین کے اعتماد اور اگلے چھ ماہ کے لیے مہنگائی کی توقعات میں کسی قدر اضافے کا اظہار ہوتا ہے۔

قلیل مدت میں مہنگائی کا یہ قابل انتظام ماحول نمو کی موجودہ رفتار کے لیے اچھا لگن ہے۔ معینہ سرمایہ کاری میں نئی شعبے کے قرضے میں بھرپور اضافہ آئندہ نمو کو تقویت دے گا۔ نتیجے کے طور پر توقع ہے کہ مالی سال 17ء میں مجموعی رسد بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو بہتر طور پر پورا کر سکے گی۔ تاہم تیل کی بین الاقوامی قیمت مہنگائی کو متاثر کر سکتی ہے۔

موجودہ معاشی استحکام اور جدولی بینکوں سے حکومتی قرض کی خالص واجبی بازار زر میں سیالیت (liquidity) کے حالات میں قدرے آسانی پر منتج ہوئی۔ جب زیر گردش کرنسی کی نمو مالی سال 16ء میں غیر معمولی طور پر بڑھنے کے بعد اپنی ماضی کی سطح پر واپس آگئی تو بینک ڈپازٹس میں اضافے سے بھی کچھ مدد ملی۔ ستمبر 2016ء کی زری پالیسی کے عرصے کے بعد بین البینک بازار میں تغیر پذیری کم رہی اور شبینہ بازار زر کارپوریٹ پالیسی ریٹ کے قریب رہا۔

2016ء میں عالمی نمو کا منظر نامہ مالا جلا ہے۔ اگرچہ امریکی معیشت کے لیے نمو کے امکانات مثبت ہیں تاہم امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں متوقع اضافے کی بنا پر بین الاقوامی مالی منڈیوں اور عالمی تجارت کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت موجود ہے۔

تاہم گذشتہ تین برسوں کے دوران پاکستان نے مسلسل بیرونی بفرز اکٹھا کیے ہیں جس کی وجہ سے بیرونی غیر یقینی کیفیات کے خلاف اس کی پلک بہتر ہو گئی ہے۔ اس کی عکاسی زر مبادلہ کے ذخائر کی موجودہ سطح سے ہوتی ہے جو چار ماہ سے زائد کی متوقع درآمدی ادائیگیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان کی ریاستی درجہ بندی میں حالیہ بہتری کے ساتھ سرکاری رقوم کی آمد سے زر مبادلہ کے ذخائر قائم رہنے کی توقع ہے۔ تاہم مالی سال 17ء کی بقیہ مدت میں غیر تجارتی رقوم کا غیر یقینی ہونا جاری کھاتے پر بالخصوص اور بیرونی شعبے پر بالعموم اثر انداز ہوگا۔

مذکورہ بالا معاشی حالات کے پیش نظر اور تفصیلی سوچ بچار کے بعد زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد کی سطح پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔